49867 ـ ايام بيض اور شعبان كےمہينہ ميں روزے ركھنے كي ترغيب

سوال

الحمدللہ مجھے ہرمہينہ ايام بيض (چاند كي تيرہ چودہ پندرہ تاريخ) كے روزے ركھنے كي عادت ہے، ليكن اس ماہ ميں نے روزے نہيں ركھے اورجب ميں نے روزے ركھنے چاہے تو مجھے يہ كہا گيا كہ يہ جائزنہيں بلكہ يہ بدعت ہے ، (ميں نے ماہ كےپہلے سوموار كا روزہ ركھا اور پھر انيس شعبان بروز بدھ كا بھي روزہ ركھا ہے اور اللہ كےحكم سے كل جمعرات كا بھي روزہ ركھنا ہے تو اس طرح ميرے تين روزے ہوجائيں گے) لھذا اس كا حكم كيا ہے ؟ اور شعبان كےمہينہ ميں كثرت سے روزے ركھنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ وتعالي نے بغير علم كے كوئي بات كہني حرام قرار دي ہے اور اسے شرك اور كبيرہ گناہوں كےساتھ ملا كر ذكر كيا ہے .

فرمان باري تعالي ہے:

كہہ ديجيے كہ ميرے رب نے صرف حرام كيا ہے ان تمام فحش باتوں كو جو علانيہ ہيں اور جو پوشيدہ ہيں اور ہرگناہ كي بات كو اور ناحق كسي پر ظلم كرنے كو اور اس بات كو كہ تم اللہ تعالي كےساتھ كسي كو شريك ٹھراؤ جس كي اللہ تعالي نے كوئي سند نہيں اتاري اور اس بات كو كہ تم اللہ تعالي كے ذمہ ايسي بات لگادو جس كو تم نہيں جانتے الاعراف (33)

اور سوال ميں جو يہ ذكر ہوا ہے كہ بعض لوگوں نےمذكورہ صورت ميں شعبان كےروزے ركھنے كوبدعت قرار ديا ہے يہ بھي اللہ تعالي پر بغير علم كے بات كہي گئي ہے .

دوم :

ہر ماہ ميں تين روزے ركھنا مستحب ہيں، اور افضل يہ ہے كہ يہ روزے ايام بيض جو كہ تيرہ چودہ اور پندرہ تاريخ

کےبنتےہیں رکھےجائیں .

ابوھریرہ رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتےہیں کہ: میرے دلي دوست نے مجھے تین چیزوں کي وصیت فرمائي کہ موت تك میں انہیں ترك نہ کروں، ہر ماہ کےتین روزے اور چاشت کي نماز اور سونے سے قبل وتر ادا کرنے.

صحیح بخاري حدیث نمبر (1124) صحیح مسلم حدیث نمبر (721)

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضي اللہ تعالي عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلي اللہ نے مجھے فرمایا:

" تیرے لیے ہر ماہ کےتین روزے رکھنا کافي ہے، کیونکہ تجھے ہر نیکي کا دس گنا اجرملےگا تو اس طرح یہ سارے سال کےروزے ہونگے"

صحیح بخاري حدیث نمبر (1874) صحیح مسلم حدیث نمبر (1159)

اور ابوذر رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

" اگر تم مہینہ میں کوئي روزہ رکھنا چاہتےہو تو تیرہ چودہ پندرہ کا روزہ رکھو"

سنن ترمذي حدیث نمبر (761) سنن نسائي حدیث نمبر (2424) امام ترمذي نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے ارواء الغلیل (947) میں اس کي موفقت کي ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالي سے مندرجہ سوال کیا گیا:

حدیث میں ہے کہ نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے ابوھریرہ رضي اللہ تعالي عنہ کو ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کي وصیت فرمائي، لھذا یہ روزے کب رکھےجائیں؟ اور کیا یہ مسلسل رکھنےہونگے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالي کا جواب تھا:

یہ تین روزے مسلسل رکھنےبھي جائز ہیں اور علیحدہ علیحدہ بھي، اور یہ بھي جائز ہے کہ مہینہ کي ابتدا میں رکھ لیے جائیں یا درمیان میں اور مہینہ کے آخر میں بھي رکھے جاسکتے ہیں، اس میں وسعت ہے کیونکہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے اس کي تعیین نہیں فرمائي .

عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا سے پوچھا گیا کہ کیا رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین ایام کےروزے رکھتےتھے؟

توعائشہ رضي اللہ تعالي عنھا کہنےلگیں جي ہاں، ان سے کہا گیا کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم مہینہ کےکس حصہ میں روزے رکھتےتھے؟ وہ کہنےلگیں انہیں اس کي پرواہ نہیں تھي کہ مہینہ کےکس حصہ میں روزے رکھیں.
صحیح مسلم حدیث نمبر (1160)

لیکن تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کےروزے رکھنا افضل ہیں کیونکہ یہ ایام بیض ہیں (یعني ان ایام میں چاندمکمل ہوتاہے) .

دیکھیں: مجموع فتاوي الشیخ ابن عثیمین (20 / سوال نمبر 376)

جس نےبھي آپ کواس مہینہ (شعبان) میں روزے رکھنےسے منع کیا ہے ہو سکتا ہے ہوسکتا ہے اس نےاس لیے کہا ہو کہ اسے یہ علم ہوا ہو کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے نصف شعبان ہونے پر روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے .

اس ممانعت کےمتعلق سوال نمبر (49884) کےجواب میں تفصیل سے بیان ہوچکا ہے کہ یہ ممانعت اس شخص کےمتعلق ہے جو نصف شعبان کےبعد روزے رکھنےکي ابتدا کرتا ہے اور روزہ رکھنا اس کي عادت نہیں .

لیکن جو شخص شعبان کي ابتدا میں روزے رکھنے شروع کرے اور پھر نصف شعبان کےبعد بھي روزے رکھتا رہے یا پھر روزہ رکھنے کي عادت ہو تو نصف شعبان کےبعد اس کےروزہ رکھنے میں کوئي ممانعت نہیں، مثلا اگر کسي شخص کي ہر ماہ تین روزے رکھنےکي عادت ہے یا پھر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنے کي عادت ہو .

تواس بنا پر شعبان میں آپ کاتین روزے رکھنے میں کوئي حرج نہیں، حتي کہ اگر کچھ روزے شعبان کےنصف کےبعد بھي ہوں توصحیح ہے.

چہارم :

شعبان کےمہینہ میں کثرت سے روزے رکھنےمیں کوئي حرج نہیں بلکہ یہ سنت ہے، نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے.

عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا بیان کرتي ہیں کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تو ہم کہنا شروع کردیتےکہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم اب روزے نہیں چھوڑیں گے، اور روزے نہ رکھتے حتي کہ ہم یہ کہنےلگتیں کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم روزے نہیں رکھیں گے، میں نے نبي صلي اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارك کےعلاوہ کسي اور ماہ کےمکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور میں نےشعبان کےعلاوہ کسي اور ماہ میں انہیں کثرت سے روزے رکھتےہوئے نہیں دیکھا.

صحيح بخاري حديث نمبر (1868) صحيح مسلم حديث نمبر (1156)

ابو سلمہ بيان كرتےہيں كہ عائشہ رضي اللہ تعالي نے انہيں بيان كيا كہ: نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم شعبان سے زيادہ كسي اور ماہ ميں روزے نہيں ركھتےتھے نبي كريم صلي اللہ پورے شعبان كےہي روزے ركھتےاور كہا كرتےتھے جتني تم طاقت ركھتےہو اتنا كام كرو، اس ليے كہ اللہ تعالي اس وقت تك اجرو ثواب ختم نہيں كرتا جب تك تم اكتا نہ جاؤ، اور نبي صلي اللہ عليہ وسلم كا سب سے پسند وہ نماز تھي جس پر ہميشگي كي جائے اگرچہ وہ كم ہي ہو، اور جب نبي صلي اللہ عليہ وسلم نماز پڑھتےتواس پر ہميشگي كرتے تھے.

صحيح بخاري حديث نمبر (1869) صحيح مسلم حديث نمبر (782)

آپ سوال نمبر (49884) كےجواب كا بھي مطالعہ كريں جس كي طرف ابھي كچھ دير قبل اشارہ بھي كيا گيا تھا.

واللہ اعلم .